جلد ۲۹ | ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش | ۱۸ محرم ۱۳۶۰ھ | ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۷

# مردم شماری کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

مردم شماری کے متعلق جو کہ چند ہی روز کے بعد ہونے والی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی فرمودہ ہدایات "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں شائع کی جا چکی ہیں۔ امید ہے۔ ہر جگہ کی احمدی جماعتیں انہیں ملحوظ رکھ کر مردم شماری کرائیں گی۔

اس سلسلہ میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا بھی ذکر کیا جائے۔ تا کہ جماعت پر یہ امر اچھی طرح واضح ہو جائے۔ کہ مردم شماری کا کام بہت اہمیت رکھتا ہے اور احمدی جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔ کہ کاغذات میں اپنا احمدی ہونا درج کرائے۔ آج سے چالیس سال قبل یعنی ۱۹۰۱ء میں جب مردم شماری ہونے والی تھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک "اشتہار واجب الاظہار" کے نام سے شائع فرمایا۔ جس میں اپنی جماعت کا نام تجویز کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے۔ جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے۔ اور جائز ہے۔ کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں۔ یہی نام ہے جس کے لئے ہم ادب سے اپنی معزز گورنمنٹ میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ اسی نام سے اپنے کاغذات اور مخاطبات میں اس فرقہ کو موسوم کرے۔ یعنی مسلمان فرقہ احمدیہ"۔

"احمدی" نام کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا "اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم دوسرا احمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور اسم محمدؐ جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے۔ جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا۔ اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا لیکن اسم احمدؐ جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی۔ کہ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمدؐ کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمدؐ کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمدؐ ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا۔ کہ اس فرقہ کا نام فرقۂ احمدیہ رکھا جائے۔ تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے۔ کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔ سو اے دوستو! آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو۔ اور ہر ایک کو جو امن اور صلح کا طالب ہے۔ یہ فرقہ بشارت دیتا ہے ... خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں۔ تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلی ان کے دلوں سے نکل جائے۔ اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا ان کا ہو جائے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے مطابق ضروری ہے۔ کہ ۲۶-۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو جبکہ مردم شماری کی جائیگی۔ ہر مقام کے احمدی پوری احتیاط سے کام لیں۔ نہ صرف اپنا اور اپنے خاندان کے جملہ افراد کے نام درج کرائیں۔ بلکہ یہ بھی خیال رکھیں۔ کہ کوئی بھی احمدی درج ہونے سے نہ رہ جائے۔ اور مذہب کے خانہ میں ہر احمدی مرد و عورت کے متعلق "مسلمان فرقہ احمدیہ" لکھایا جائے۔

اس سلسلہ میں ایک اور امر پیش نظر رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اور ہر جگہ تبلیغ کرتی رہتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بعض لوگ احمدیت کے بالکل قریب آ گئے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض تو نمازیں بھی احمدیوں کے ساتھ پڑھتے۔ اور چندہ وغیرہ بھی دیتے ہیں۔ مگر کسی موقعہ کی انتظار میں ہوتے ہیں۔ کہ اس وقت بیعت کریں گے۔ مثلاً بعض اصحاب مجلس مشاورت پر آ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے ارادہ سے تحریری بیعت سے رکے رہتے ہیں۔ بعض جلسہ سالانہ پر بیعت سے مشرف ہونے کا تہیہ کئے ہوتے ہیں۔ پھر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنے کسی ایک یا زیادہ رشتہ داروں کو بھی اپنے ساتھ ہی بیعت کے لئے تیار کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ سب اکٹھے بیعت کر کے داخل احمدیت ہوں۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں۔ جو دیہات میں ہونے کی وجہ سے یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے تحریری بیعت سے قاصر ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں سے لکھ کر دینے کا انتظار کرنے کی وجہ سے معذور ہوتے ہیں۔ غرض بہت سی ایسی صورتیں ہیں۔ ان کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ایسے تمام لوگوں سے بھی کہا جائے۔ کہ مردم شماری میں اپنے آپ کو احمدی لکھائیں۔ اور جن احمدی اصحاب کے زیر تبلیغ ایسے احباب ہوں۔ ان کو ان کا بھی خیال رکھنا اور ان کے ناموں کے ساتھ احمدی مسلمان درج کرانا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسی کے متعلق یہ ارشاد ہے۔ کہ "جو شخص بیعت کرنے کے لئے مستعد ہے۔ گو ابھی بیعت نہیں کی۔ اس کو بھی چاہیئے کہ اس ہدایت کے موافق اپنا نام لکھوائے"۔

(اشتہار واجب الاظہار ۴۔ نومبر ۱۹۰۰ء)

# مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ تبلیغ ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال بخار اور سارے جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو خدا کے فضل سے صحت ہے۔ البتہ حرم ثانی کو بخار کی شکایت ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے میر عبدالواحد خان صاحب ابن ڈاکٹر محمد علی خان صاحب مرحوم افریقوی کا نکاح صفیہ بیگم بنت جمعدار میر فیروزالدین صاحب کالرہ دیوان سنگھ گجرات کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔

کل زکیہ صنعتی سکول کا تقسیم انعام کا جلسہ زیر صدارت حضرت ام طاہر احمد منعقد ہوا صنعتی کاموں میں اول۔ دوم۔ سوم رہنے والی خواتین کو انعامات دیئے گئے۔ زکیہ خانم صاحبہ نے اس موقعہ پر اعلان کیا۔ کہ وہ مستورات جو انجمن کی وظیفہ خوار ہیں۔ اگر کام سیکھنا چاہیں تو ان سے نصف فیس لی جائے گی۔ اور جو غریب مستورات ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی سفارش سے داخل ہوں گی۔ ان کو بھی یہ رعائت دی جائے گی۔

سیکرٹری صاحبہ ناصرات الاحمدیہ اطلاع دیتی ہیں۔ کہ ۱۵ ماہ تبلیغ کو ایک بجے نصرت گرلز ہائی سکول میں ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ ہوگا۔ سب خواتین شریک ہوں۔

# اخبار احمدیہ

**امتحان فتح اسلام** } خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام چوتھا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ شہادت (اپریل) کو ہوگا۔ اس امتحان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "فتح اسلام" تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بطور نصاب مقرر فرمایا ہے۔ زعماء کرام وقائدین کرام کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ تمام خواندہ احباب کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔ اور جلد از جلد شامل ہونے والے احباب کی فہرست بمع فیس داخلہ ایک پیسہ فی کس کے حساب سے ارسال فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار عبداللطیف مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

**شکریہ** } آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے محلہ دارالانوار کی مسجد میں درس کے لئے ایک نسخہ تفسیر کبیر کا عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ درس جاری ہے۔ اہل محلہ کی طرف سے آنریبل چودھری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار۔ ظہور حسین صدر محلہ دارالانوار

**مڈل سکول کاٹھ گڑھ کے لئے چندہ** } جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کاٹھ گڑھ کے لئے مبلغ پانصد روپیہ تک پیسہ احباب سے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ اس کام کی چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ ناظر بیت المال

**درخواست ہائے دعا** } (۱) جناب مرزا محمود بیگ صاحب کی بچی کی لڑکی آمنہ بیگم صاحبہ معہ اپنی چھوٹی بچی کے مکان پر سے گر گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے دونوں کو سخت چوٹیں آئی ہیں۔ صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۲) محترمہ اقبال خانم صاحبہ از ٹنڈو محمد خان اپنے خاوند کے بعض اہم مقاصد میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں (۳) سید محمد اشرف صاحب لاہور کی اہلیہ صاحبہ بیمار اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۴) سید مشتاق احمد صاحب سمبل پور (اڑیسہ) اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۵) ہدائت النساء صاحبہ مدرسہ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں (۶) عبدالرشید صاحب انجینئرنگ ڈپو لاہور چھاؤنی بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو ملحوظ رکھو

"دنیا کی خاطر اور اپنی عزت وشہرت کے لئے کوئی کام کرنا خدا تعالےٰ کی رضامندی کا موجب نہیں ہوسکتا۔ اس زمانہ میں بھی دنیا کی ایسی ہی حالت ہو رہی ہے۔ کہ ہر ایک چیز اپنے اعتدال سے گر گئی ہے۔ عبادات اور صدقات سب کچھ ریاکاری کے واسطے ہو رہے ہیں۔ اعمال صالحہ کی جگہ چند رسوم نے لے لی ہے۔ اس لئے رسوم کے توڑنے سے یہی غرض ہوتی ہے۔ کہ کوئی فعل یا قول قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف اگر ہو تو اسے توڑا جائے۔ جبکہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور ہمارے سب اقوال وافعال اللہ تعالےٰ کے نیچے ہونے ضروری ہیں۔ پر ہم دنیا کی پروا کیوں کریں۔ جو فعل اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو۔ اس کو دور کر دیا جائے اور چھوڑا جائے۔ جو حدود الٰہی اور وصایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ کہ احیاء سنت اسی کا نام ہے۔ اور جو امور و وصایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ تعالےٰ کے احکام کے خلاف نہ ہوں۔ اور نہ ان میں ریاکاری مدنظر ہو۔ بلکہ بطور اظہار شکر وتحدیث بالنعمت ہوں تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارے علماء تو یہاں تک بعض اوقات مبالغہ کرتے ہیں۔ کہ میں نے سنا۔ ایک مولوی نے ریل کی سواری کے خلاف فتوےٰ دیا۔ اور ڈاکخانہ میں خط ڈالنا بھی وہ گناہ بتاتا تھا۔ اب یہاں تک جن لوگوں کی حالت پہونچ جائے۔ ان کے پاگل یا نیم پاگل ہونے میں کیا شک باقی رہا۔ یہ حماقت ہے دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ میرا فلاں فعل اللہ تعالےٰ کے فرمودہ کے موافق ہے یا خلاف اور جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ یہ کوئی بدعت تو نہیں۔ اور اس سے شرک تو لازم نہیں آتا۔ اگر ان امور میں سے کوئی بات نہ ہو۔ اور فساد ایمان پیدا نہ ہو۔ تو پھر اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ انما الاعمال بالنیات کا لحاظ رکھ لے۔ میں نے بعض مولویوں کی نسبت ایسا بھی سنا ہے۔ کہ صرف ونحو وغیرہ علوم کے پڑھنے سے بھی منع کرتے ہیں۔ اور اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت یہ علوم نہ تھے پیچھے سے نکلے ہیں۔ اور ایسا ہی بعض نے توپ یا بندوق کے ساتھ لڑنا بھی گناہ قرار دیا ہے۔ ایسے لوگوں کے احمق ہونے میں شک کرنا بھی غلطی ہے۔" (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

# ضرورت

حفاظت کے واسطے ایک ریٹائرڈ فوجی ملازم کی خدمات کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے دفتر امور عامہ میں جلد بھیجدیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

**دعائے مغفرت** } میرے داماد عزیزم منشی علی مرید صاحب ۲۲-۲۳ دسمبر ۱۹۴۰ء کی درمیانی رات کو اور میرا نواسہ عبدالمجید ۲۴-۲۵ دسمبر ۱۹۴۰ء کی درمیانی رات کو فوت ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کے واسطے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار کریم بخش ضلع سیالکوٹ

سوالات کے جواب



# دُنیا میں حقیقی اور عالمگیر اتحاد اسلام ہی قائم کرسکتا ہے

ایک صاحب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں چند سوالات بھیجے ۔ جن کے فائدۂ عام کے لئے جوابات درج اخبار کئے جاتے ہیں :-

## اسلام ہی نوع انسان کو متحد کرسکتا ہے۔

سوال - " کیا کوئی ایسا مذہب بتلا سکتے ہیں - جو نوع انسان کو متحد کرکے اس کی تمام تکالیف کا خاتمہ کردے - اور نوع انسان کے تمام افراد کو بھائی بھائی اور بہترین صفات بنادے ؟

جواب - اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہاں ! اسلام ایسا مذہب ہے جس سے انسان کی ذہنی اور قلبی تکالیف دور ہوسکتی ہیں - نسلی اور مُلکی امتیازات کو مٹایا جاسکتا ہے - نیز دُنیا میں جس حد تک کہ نوع انسان کے لئے اتحاد ممکن ہے اسلام میں اس اتحاد کے پیدا کرنے کے سامان موجود ہیں - کیونکہ :-

۱ - اسلام دُنیا میں سب سے زیادہ مذہبی رواداری کی تعلیم دیتا ہے - مثلاً اسلام کہتا ہے - تم کسی مذہب کے بزرگوں کو بُرا مت کہو - بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ کہ اے مسلمانو ! جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز شخص آئے - تو تمہارا فرض ہے - کہ اس کی تکریم کرو - یہ کیسی پرحکمت تعلیم ہے - اگر تمام مذاہب کے پیرو اس تعلیم پر کاربند ہو جائیں - تو مذہبی اختلاف کی وجہ سے جو ایک دُوسرے کے بزرگوں کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے - اور مختلف بانیانِ مذاہب کی زندگیوں پر تحریری اور تقریری حملے کئے جاتے ہیں - بالکل مٹ جائیں - اور مذہبی دُنیا میں لوگ امن و امان سے رہنے لگ جائیں :-

۲ - اسلام کہتا ہے - کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر - یعنی دُنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے انبیاء مبعوث نہیں کئے گئے - یہ تعلیم بھی ایسی ہے - جس میں صرف اسلام ہی منفرد ہے - اسلام کے سوا دُنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں - جس میں اس نظریہ کو پیش کیا گیا ہو - بلکہ تمام مذاہب کے پیرو بعثتِ انبیاء کو اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے ملک کے ساتھ ہی مخصوص کرتے ہیں - یہی وجہ ہے - کہ مذہبی طور پر وُہ دُوسرے مذاہب کے بانیوں - ان کی تعلیم اور ان کے پیروؤں کے ساتھ وُہ اُنس اور محبت نہیں رکھ سکتے - جو مسلمان رکھتے ہیں - مثلاً آج اگر ایک ہندو اسلام قبول کر لے - تو وُہ نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا برگزیدہ رسُول مانے گا - بلکہ اسلام کی برکت سے روئے زمین کے تمام مامورین کی صداقت کا قائل ہوجائے گا - اور ان کا نام ادب و احترام سے لے گا - لیکن اس کے برعکس اگر کوئی مُسلمان نعوذ باللہ مرتد ہو کر ہندو بن جائے - تو وُہ نہ صرف اسلام اور بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی صداقت سے ہی انحراف کرے گا - بلکہ ہندو مذہب کے سوا جملہ بانیانِ مذاہب کی سچائی سے منہ پھیر لے گا - جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا - کہ دیگر ممالک کے انبیاء اور ان کی تعالیم کو وُہ شخص نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا - اور ان کے ادب و احترام کو مذہبی نقطۂ نگاہ سے بالکل لاشئے سمجھے گا :-

۳ - اسلام کہتا ہے - کہ تم اپنے مذہب کو بے شک پھیلاؤ لیکن نرمی محبت اور پیار سے اپنے مذہب کی صداقت کے دلائل پیش کرو اشاعتِ مذہب کے لئے جنگ کو اسلام میں سخت ناپسند کیا گیا ہے - چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد الٰہی ہے - لا اکراہ فی الدین - کہ دین میں جبر جائز نہیں - ہمارے نزدیک اسلام پر یہ بہت بڑا ظلم ہے - کہ ایسے رواداری کی تعلیم دینے والے مذہب پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے - کہ وُہ تلوار کے زور سے پھیلا - مسلمانوں کو ایک وقت بے شک تلوار اٹھانا پڑی لیکن اس لئے نہیں - کہ تلوار کے زور سے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا جائے - بلکہ اس لئے کہ وُہ دُشمن جو قبولِ اسلام پر کشت و خون کرتے تھے - انہیں اس ظلم عظیم سے روکا جائے - یہی وجہ ہے - کہ جب بھی دُنیا میں اسلام کثرت سے پھیلا ہے - وُہ امن ہی کا زمانہ تھا - موجودہ زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اشاعتِ اسلام کے لئے بھیجا - تو دلائل حقہ دے کر بھیجا - اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپ کے ذریعہ سے اسلام کو وُہ ترقی حاصل ہوئی ہے کہ آج دُنیا کا کوئی گوشہ نہیں - جہاں آپ کے فیض اور روحانی اثرات کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دن رات درود نہ بھیجتے ہوں - پس اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے - جو دُنیا میں نوعِ انسان کی تکالیف کو دُور کرکے انہیں بھائی بھائی بنا سکتا ہے - اور اختلافِ مذہب کے باوجود ان میں ایک رنگ کا اتحاد پیدا کرسکتا ہے :-

## اتحاد انسانی کی خیالی تجویز

دُوسرا سوال " کیا اس قسم کا اتحاد نوعِ انسان کی تمام تکالیف کو ختم کرنے کا باعث اور تمام مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہو سکتا ہے - (۱) تمام ممالک کو ایک مشترکہ حکومت کے ماتحت کردیا جائے (۲) تمام افراد تجارت کی بجائے تعاون کے ذریعہ ضروریات حاصل کریں - جس کا انتظام ایک منتظمہ کمیٹی کرے "

اس تجویز کے متعلق اسلامی تعلیم کی روشنی میں میری رائے یہ ہے - کہ بے شک جس قسم کی حکومت کا قیام اسلامی تعلیمات کا مطمح نظر ہے - اگر اس قسم کی حکومت دُنیا میں قائم ہوجائے - تو مختلف ممالک کی باہمی لڑائیوں اور جھگڑوں کا بہت حد تک سدباب ہو سکتا ہے - لیکن دوسری تجویز سے مجھے اتفاق نہیں - میرے نزدیک نہ تو محض تجارت سے دُنیا کا کام چل سکتا ہے - اور نہ ہی محض تعاون سے دُنیا کی مشکلات کا ازالہ ہوسکتا ہے - یہ دونوں چیزیں اپنی اپنی جگہ پر نہایت کارآمد ہیں - اگر آپ کے نظریہ کے مطابق تجارت کو بالکل بند کردیا جائے - اور لوگ اپنی ضروریات کو باہمی تعاون سے پورا کرنا شروع کردیں - تو وُہ مسابقت کی رُوح جو اللہ تعالےٰ نے انسان کی فطرت میں رکھی ہے - اسے ایک خطرناک دھکا لگتا ہے - بلکہ مختلف طبقات کے انسان جو فطری مادہ کی وجہ سے دُنیا میں روحانی اور جسمانی ترقیات کر رہے ہیں - ہمیشہ کے لئے بند ہوجائیں - اور لوگ محض نکمے اور ذلیل ہو کر رہ جائیں - بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں تنگ دستی اور فاقوں کی وجہ سے دُنیا کی صف لپیٹ دی جائے - کیونکہ ایسی صُورت میں ہر شخص یہ سمجھے گا - کہ مجھے اتنی سردردی کرنے کی ضرورت نہیں - جس چیز کی ضرورت پیش آئے گی - اپنے ہمسایہ سے بلاتکلف حاصل کرلوں گا - اور میری ضرورت پوری ہوجائے گی - جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلیگا - کہ دُنیا کا کاروبار جو اس زور شور سے چل رہا ہے - ختم ہوجائے - لیکن تجارت کی صُورت میں چونکہ ہر شخص یہ سمجھتا ہے - کہ میری محنت کا مجھے ثمرہ ملے گا - اس لئے ایک دُوسرے سے بڑھ کر محنت کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اور اپنی کمائی سے زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو فائدہ پہونچاتے ہیں :-

## اسلام میں امیروں کو غُرباء کی امداد کا حکم

ہاں اس صُورت میں یہ دِقّت بے شک پیدا ہوگی - کہ اس مقابلہ کی دوڑ میں کوئی شخص بہت زیادہ مال و دولت حاصل کرے گا - اور کوئی بالکل محروم رہ جائے گا - مگر اس دِقت کا حل اسلام میں موجود ہے - اسلام مالداروں سے کہتا ہے - کہ تم یہ مت سمجھو - کہ جو مال تمہارے پاس ہے - اس کے حقدار محض تم ہی ہو - نہیں - بلکہ اس میں غریبوں کا بھی حِصّہ ہے - جیسا کہ فرمایا - و فی اموالھم حق للسائل والمحروم

پس تم کو یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ غرباء کو محروم کردو۔ بلکہ ان کی بھی امداد کرو چنانچہ اللہ تعالےٰ امیروں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ واٰتوھم من مال اللہ الذی اٰتٰکم (نور ع ۴) یعنی اللہ تعالےٰ کے مال سے جو اس نے تمہیں دیا ہے۔ غرباء کو بھی دو۔ یہ مال تمہارے پاس بطور امانت ہے جس میں غربا کا حق بھی شامل ہے۔ اب دیکھ لیجئے یہ تعاون کی صورت ہے۔ جو اسلام نے پیش کی ہے۔ کہ مالداروں کو اپنے مال کا واحد مالک تسلیم نہیں کیا بلکہ غرباء کو بھی ان کے مال کا ایک حد تک حصہ دار قرار دیا۔ ہاں اب یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ امراء غرباء کو مال کس طریق سے دیں۔ تا وہ شرمندگی اور ذہنی تکلیف جو دوسرے سے مال حاصل کرنے میں پیدا ہوسکتی ہے۔ اور انسان کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی روک بن سکتی ہے۔ وہ بھی غرباء کی راہ میں حائل نہ ہو۔ اس کے لئے حکومت کا فرض قرار دیا کہ وہ امراء کے مال سے اڑھائی فی صدی زکوٰۃ سالانہ حاصل کرے۔ اور اپنے انتظام کے ماتحت ملک کے غرباء اور محتاجوں پر خرچ کرے۔ چنانچہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس صدقہ کی غرض ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ کہ ان اللہ افترض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیاءھم وترد علیٰ فقراءھم (بخاری) یعنی اللہ تعالےٰ نے لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی۔ اور ان کے غرباء کی طرف لوٹائی جائے گی۔

یاد رہے کہ یہ ٹیکس جسے زکوٰۃ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ محض آمدنی پر نہیں بلکہ سرمایہ اور نفع سب کو ملا کر اس پر لگایا جاتا ہے۔ اور اس طرح اڑھائی فیصدی درحقیقت بعض دفعہ نفع کا پچاس فیصدی بن جاتا ہے۔ اس حکم کی موجودگی میں کوئی شخص سارے کا سارا مال جمع نہیں کرسکتا اگر وہ جد وجہد کو جاری رکھے گا۔ تو غربا کا حق نکالنے کے بعد مناسب حد تک خود بھی فائدہ اٹھاتا رہے گا۔

## سود کے نقصانات

پھر ایک بہت بڑی تعاون کی صورت اسلام نے یہ پیش کی ہے۔ کہ سود کو بالکل حرام قرار دے دیا ہے۔ اور حکم دیا۔ کہ تم سود پر روپیہ دینے کی بجائے بطور قرض روپیہ دیکر ضروریات پوری کیا کرو۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سود ایک ایسی لعنت ہے جس کی وجہ سے سود خوار قوموں میں سے ہمدردی کی رُوح بالکل مفقود ہو جاتی ہے میں چونکہ پیدائشی ہندو ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ ہندو ساہوکار اپنے عزیز سے عزیز رشتہ دار پر بھی بڑے سے بڑا احسان کریگا تو یہ کرے گا۔ کہ اگر دوسروں سے پانچ فیصدی سود لیتا ہے تو رشتہ دار سے دو فی صدی لے لے۔ بغیر سود کے روپیہ ملنا ہندوؤں میں قریباً محال ہے یہی حال یہودیوں اور دوسری سرمایہ دار قوموں کا ہے۔ ایک شخص کا مکان جل جاتا ہے۔ یا اس کی فصل تباہ ہوجاتی ہے۔ وہ بے چارا اس امر کا حقدار ہے۔ کہ رشتہ دار یا ہمسائے اس کی امداد کریں۔ مگر سود خوار قوموں کو چونکہ یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ بغیر سود کے روپیہ نہیں دینا۔ اس لئے محض ہمدردی کے طور پر کسی کو ایک معین عرصہ کے لئے روپیہ دینے کو وہ لوگ جائز ہی نہیں سمجھتے۔

دوسرا نقصان سود کا یہ ہے۔ کہ بغیر محنت کے بعض لوگ ہمیشہ ہمیش کے لئے سرمایہ دار بن جاتے ہیں۔ اور جونک کی طرح غربا اور مفلوک الحال لوگوں کا خون چوستے رہتے ہیں۔

تیسرا نقصان سود سے دنیا کو یہ پہنچ رہا ہے۔ کہ دنیا میں جس قدر بڑی اور لمبی لڑائیاں لڑی جارہی ہیں۔ وہ سود پر روپیہ ملنے کی بدولت لڑی جارہی ہیں۔ اگر کسی ملک کو بھی دوسرے ملکوں سے سود پر روپیہ نہ ملے۔ تو یقیناً بہت حد تک لڑائیاں رک جائیں۔ یا کم از کم لمبا عرصہ تک جاری نہ رہ سکیں۔

غرضکہ سود کو حرام قرار دے کر اور تعاون کا حکم دے کر اسلام نے دُنیا کی بہت سی مشکلات کو حل کر دیا ہے۔ اور یقیناً وہ وقت آنے والا ہے جب اللہ تعالےٰ کی پیشگوئی ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے دنیا کی غالب آبادی مسلمان ہوگی۔ اور سود کی لعنت سے تمام ممالک آزاد ہو جائیں گے۔ اور پھر وہ خونریز جنگیں جو آج سود کی بدولت لڑی جا رہی ہیں۔ ان سے دنیا کو بڑی حد تک رہائی حاصل ہوجائے گی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

## اسلام کی فضیلت

مختصر یہ کہ اسلام نے احل اللہ البیع وحرم الربوا کا حکم دیکر تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا۔ اور تعاونوا علی البر والتقویٰ کا حکم دے کر نیکی اور تقوےٰ کے کاموں میں باہمی تعاون کا حکم دیا۔ اور اس طرح تجارت اور تعاون دونوں کو دُنیا کا کاروبار چلانے کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اور دنیا کے مال و دولت میں تمام بنی نوع کو برابر کا شریک قرار دیا ہے۔ اسلام کے نزدیک دنیا میں حقیقی ملکیت کوئی ہے ہی نہیں۔ زید کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی ملکیت ان معنوں میں نہیں۔ کہ دوسروں کا اس میں بالکل حصہ ہی نہیں۔ بلکہ اس کی ملکیت وہ اس وجہ سے کہلاتا ہے۔ کہ اس میں اس کا حصہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس نے محنت کرکے اسے حاصل کیا ہے۔ ورنہ اس کے مال میں دوسروں کے حصے بھی شامل ہیں۔

خاکسار عبدالقادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

# میاں محمد صادق صاحب کی خدمت میں درخواست

میاں صاحب موصوف نے اخبار "پیغام صلح" ۱۲ فروری ۱۹۴۱ء میں ایک نوٹ بعنوان "مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب سے میری گفتگو" شائع کرایا ہے۔ انہوں نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کے متعلق تو میں کسی دوسرے قریبی مضمون میں ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ۔ فی الحال میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے اس نوٹ میں میرے مضمون "جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے نزدیک کسی غیر احمدی کلمہ گو کا جنازہ جائز نہیں" (الفضل ۹ فروری) کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ مگر حیرت ہے۔ کہ میں نے جو بیان ان کی طرف الفضل کی متذکرۃ الصدر اشاعت میں منسوب کیا۔ اس کے بارے میں انہوں نے ایک لفظ تک تحریر نہیں فرمایا۔ میں ذیل میں ان سے متعلق بیان کو پھر درج کرتا ہوں۔ جو یہ ہے۔

"مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۴۱ء کو میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ غیر مبایع نے اپنی کوٹھی واقع مسلم ٹاؤن میں چند مبایع اور غیر مبایع اصحاب کے سامنے کہا۔ کہ میرے نزدیک حضرت مرزا صاحب کے مکفر اور مکذب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ خواہ وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوں۔ نمازیں ادا کرتے ہوں۔ کہنے لگے کہ خواہ نمازیں پڑھتے ہوں۔ خواہ کلمہ گو ہوں۔ مرزا صاحب کے مکفر اور مکذب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا جنازہ بالکل جائز نہیں۔" (الفضل ۹ فروری)

میاں صاحب براہ کرم جلد تر پیغام صلح کے ذریعہ مطلع فرمائیں۔ کہ کیا انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمازی اور کلمہ گو مکفرین اور مکذبین کے متعلق مندرجہ بالا فتوےٰ یا اپنا عقیدہ بیان فرمایا تھا یا نہیں؟ اصل مرکزی نقطہ کو چھوڑ کر "مہمانوں کی چائے اور خوراکیات سے تواضع" کا ذکر کردینا اصول تحقیق کا صحیح استعمال نہیں ہے۔ ان کے صاف اور واضح جواب کا ایک ہفتہ تک انتظار کیا جائے گا۔ خاکسار ابوالعطاء جالندہری

# سائیکلوں کی ضرورت

مقامی تبلیغ کے چند مبلغین کے لئے سائیکلوں کی ضرورت ہے۔ جو احباب اس کار خیر میں ہماری مدد فرماسکیں۔ وہ سائیکل خرید کر یا پرانا سائیکل یا قیمت دفتر مقامی تبلیغ قادیان میں بطور عطیہ بھجوا دیں۔ نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ

# الحرکۃ الاحمدیۃ فی الدیار العربیۃ

## دروزوں سے تعلقات - بارہ نئے احمدی - پہلی وصیت - بہائیوں کی غلط بیانیاں

گذشتہ تین چار سالوں سے ملک فلسطین ایسی حالت سے گزر رہا ہے جو از حد خطرناک ہے۔ ایک مصیبت کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری۔ اور علیٰ ہذا القیاس مصائب میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے ۳۶ء سے اگست ۳۹ء تک وہ ایام تھے جو دہشت انگیزی اور فسادات کا خطرناک نمونہ تھے۔ بے حد کشت و خون اور فسادات ہوئے بعد ازاں اعلان جنگ ہوتے ہی صورت حالات بدل گئی اور درآمد برآمد کا سلسلہ یکدم موقوف یا مشکل ہو گیا۔ جس سے ہر ایک چیز کا نرخ بڑھ گیا۔ اور کم سے کم پہلے کی نسبت ہر ایک چیز کا نرخ دگنا ہو گیا۔ اس کے علاوہ ماہ جولائی سے فلسطین میں بھی دشمن کی طرف سے ہوائی حملے شروع ہو گئے جو ماہ رمضان تک باقاعدہ جاری رہے۔ اور قریباً بارہ تیرہ مرتبہ سخت خطرناک ہوائی حملے ہوئے۔ جو علاوہ خوف و ہراس کے بہت سی جانوں اور مال وغیرہ کے تلف ہونے کا موجب ہوئے۔ جن کے حالات وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبارات شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان حالات میں ہمارے راستہ میں بے حد روکاوٹیں پیدا ہو گئیں باوجود اس کے جو کام گذشتہ ایام میں ہوا اس کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

### رسالہ البشریٰ

سب سے بڑا تبلیغی ذریعہ رسالہ البشریٰ ہے جس کے ذریعہ بلاد عربیہ اور دوسرے ممالک مثلاً جنوبی امریکہ و افریقہ وغیرہ میں احمدیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس سال چونکہ کاغذ کی قیمت پہلے سے دس گنا زیادہ ہو گئی ہے یعنے جو کاغذ جنگ سے پہلے تیس چالیس قرش میں ایک ہزار فروخت ہوتا۔ وہ تین چار سو قرش میں ایک ہزار فروخت ہونے لگ گیا۔ اور طباعت کے اخراجات بھی زیادہ ہو گئے۔ خرچ ڈاک بھی زیادہ ہو گیا۔ پریس پر بھی مزید پابندیاں عاید ہو گئیں۔ دوسرے ممالک سے روپیہ آنا بھی قریباً بند ہو گیا۔ اور رسالہ کی مالی حالت اس قابل نہ تھی کہ اسے ماہوار چلایا جا سکتا۔ اس لئے اسے سال رواں (۴۱ئی) سے عارضی طور پر سہ ماہی کر دیا گیا۔ اس وقت تک اس کے تین نمبر شائع کئے جا چکے ہیں جن میں سے پہلا اور دوسرا نمبر جوبلی کی یادگار میں شائع کیا گیا۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے فوٹو بھی دئیے گئے۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ بلاد عربیہ میں حضرت اقدس کے خلفاء کے فوٹو بھی شائع کئے گئے۔ تیسرے نمبر میں علاوہ دیگر مضامین کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف تحفہ بغداد بھی شائع کی گئی کیونکہ آجکل علماء ہندوستان کے فتویٰ تکفیر سے بھی مصر اور مغربی افریقہ میں ہمارے خلاف مدد لینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سو الحمد للہ کہ یہ ہر سہ نمبر نہایت مقبول ہوئے۔

### یوم التبلیغ

ماہ جولائی میں یوم التبلیغ تھا۔ اس دن فلسطین کے طول و عرض میں جملہ احمدی احباب نے احمدیت کا پیغام پہنچایا اور نہایت تن دہی سے فریضہ تبلیغ ادا کیا حتّٰی کہ بعض نے تو چار چار دن اس کے لئے وقف کئے۔ اور لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ چنانچہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر بیت المقدس - یافا - رملۃ - لدّ - نابلس - فلسطین - بیت عور - زهيرية - طبرۃ - حیفا - عکہ - سمریۃ - مزرعۃ - شفاعمرو - عین ہاروت - تل شمام - عفولۃ - بیسان - سمخ - طبریا میں خاص طور پر احمدیت کی آواز پہنچائی گئی۔ اور قریباً آٹھ ہزار نئے مختلف قسم کے اشتہارات شائع کئے گئے۔ ان میں سے ایک اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ انذاری پیشگوئی بھی درج تھی جو حقیقۃ الوحی میں موجودہ جنگ کے متعلق موجود ہے۔

### دیگر اشتہارات

ان اشتہارات کے علاوہ جو خاص یوم التبلیغ کے موقعہ پر شائع کئے گئے چار اور اشتہار بھی ندا المنادی کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ جو نہ صرف فلسطین میں بلکہ مصر - عراق - شام - مغربی افریقہ اور سوڈان میں بھی بذریعہ ڈاک بھیجے گئے۔ اور البشریٰ کو عارضی طور پر سہ ماہی کرنے کے لحاظ سے جو نقصان ہوا۔ اس کی تلافی کرنے کی کوشش کی گئی۔

### تقسیم لٹریچر

اس کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بعض کتب بھی شائقین اور محققین کو بذریعہ ڈاک اور احمدیہ دار التبلیغ میں آنے والوں کی بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن کی تعداد اندازاً ۱۵۰ ہے۔

### حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت

انہی ایام میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی وصیت بھی بذریعہ اخبارات پہونچی۔ جب یہ وصیت احباب تک پہنچائی گئی۔ تو سب دعاؤں میں لگ گئے۔ اور فوری طور پر صدقات کی تحریک بھی کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں پچاس ساٹھ روپیہ جمع ہوئے۔ جنہیں مساکین اور غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے واسطے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک کی گئی۔ علاوہ ازیں سب جماعت نے انفرادی دعاؤں کے علاوہ ایک دن مقرر کر کے روزہ بھی رکھا۔ اور حضور کی درازیٔ عمر و صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

### تحریک جدید

چندہ تحریک جدید کا ساتواں سال ختم ہو گیا ہے۔ اس سال بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے یہاں کے مخلصین نے گذشتہ سالوں کی طرح نہایت اخلاص سے حصہ لیا۔ چنانچہ اب تک کبابیر حیفا - دمشق و حمص کے احباب کی طرف سے ان کے وعدوں کا قریباً سب روپیہ یعنی ۳۷ پونڈ ۲۷ قرش (۴۸۸ روپیہ) وصول ہو چکا ہے نیز حضرت امیر المومنین کے حکم کے موافق سات روزے بھی رکھے گئے۔ الغرض تحریک جدید کے امتحان میں بھی بلاد عربیہ کی جماعتیں بفضل اللہ تعالےٰ کامیاب ہو رہی ہیں۔ اور ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء اور یصلون علیک ابدال الشام کی وحی بھی پوری ہو رہی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

### دروزوں اور طرادیوں کی طرف سے دعوت

ان بلاد میں خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کی عزت قائم ہو رہی ہے۔ جس کا اس امر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس سال ہمیں خاص طور پر دروزوں اور اہل طیرۃ کی طرف سے فسادات باہمی کے موقعہ پر صلح کے لئے بلایا گیا۔ جس میں ہم شامل ہوئے۔ یہاں کے قبائل کا دستور ہے۔ کہ جب جاہلیت کے رنگ میں ان میں فساد ہوتے ہیں۔ اور ایک قبیلہ کے بعض آدمی دوسرے قبیلہ کے بعض آدمیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ اور بدلہ کے طور پر دوسرے قبیلہ کے لوگ بھی ان سے وہی سلوک کرتے ہیں۔ ان کے درخت کاٹ دیتے ہیں۔ مکان گرا دیتے ہیں۔ مال مویشی چرا لے جاتے ہیں اور فساد بڑھ جاتا ہے تو پھر معاملہ حد سے بڑھ جانے پر دوسرے قبائل ان میں صلح کرانے کی کوشش کرتے۔ اور دیت کی رقم مقرر کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر مختلف قبائل کے رؤسا اور افسران حکومت کو بھی مدعو کر کے ان کے سامنے صلح کی شرائط وغیرہ طے کی جاتی ہیں۔ اور صلح کا سفید جھنڈا بلند کیا جاتا ہے۔ پھر سب کو دعوۃ طعام دی جاتی ہے۔ ایسے ہی موقعہ پر دالیۃ الکرمل میں جو دروزوں کا ایک قصبہ ہے۔ اور کبابیر سے کافی دور ہے۔ نیز طیرہ سے جو کبابیر کے قریب ایک قصبہ ہے اور شروع سے ہی ہمارا مخالف ہے خاکسار اور دوسرے احمدی احباب کو بھی دعوت دی گئی۔ ہم شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر علاوہ انفرادی تبلیغ و تعارف کے مجھے تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا جس پر میں نے قریباً نصف گھنٹہ اصلاح ذات البین پر تقریر کی۔ جسے سب حاضرین و رؤسا قبائل نے جو اس صلح کے موقعہ پر دور دراز سے جمع ہوئے تھے خاص طور پر پسند کیا۔ اور آخر میں بالاتفاق شکریہ ادا کیا۔

اسی طرح اب دوبارہ کبیر دالیتہ الکرمل سے دعوت موصول ہوئی ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی صاحب نے بھی ایسے ہی موقعہ پر دعوت کی۔ جس میں مجھے بھی تقریر کرنے اور دعوت حقہ پہنچانے کا موقعہ مل گیا غرضیکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب لوگوں میں احمدیت کی طرف رجوع اور توجہ کرنے کی گونہ تحریک پیدا ہو رہی ہے

## ایک مشہور شیخ کا ذکر

اسی ضمن میں یہ خاص واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس جب یہاں تھے۔ تو علاوہ علماء شام وطرابلس ومصر کی مخالفت کے خاص حیفا میں بھی تین مولوی ان کی مخالفت کرتے تھے۔ جب کہ الفضل ۱۳۱ء کے کالموں میں اس کا ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت ان میں سے دو کا تو گذشتہ ثورہ (دہشت انگیزی) میں خاتمہ ہو گیا ایک باقی ہے۔ مگر اس کا سب جوش مخالفت جاتا رہا ہے۔ گذشتہ ایام میں دو احمدیوں کی شادیاں ہوئیں۔ قانون ملکی کے ماتحت غیر احمدی مولوی نکاح خوان نے ہی نکاح پڑھنا تھا۔ لڑکی غیر احمدی تھی۔ اور لڑکا احمدی۔ اس پر اس شیخ کو بلایا گیا۔ جب وہ غیر احمدی مشائخ کی طرز پر بیٹھے بیٹھے ہی نکاح پڑھ چکا۔ یعنی فقط ایجاب وقبول کرا چکا تو میں نے اسی مجلس میں نکاح کی غرض وغایت کے متعلق قریباً آدھ گھنٹہ تقریر کی جسے سنکر وہ حیران سا ہو گیا۔ اسوقت نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ میں نے کہا۔ نماز پڑھ لیں۔ آخر وہیں میں نے نماز پڑھائی اور شیخ نے بلاچون وچرا مع اپنے دوسرے ساتھی کے میرے پیچھے نماز ادا کرلی۔ پھر عشاء کی نماز بھی اس نے میری اقتداء ہی میں ادا کی۔

## بہائیوں کی غلط بیانیاں

رسالہ بہائی میگزین بمبئی کا ایک پرچہ آیا۔ اس میں بہاء اللہ کی قبر کے متعلق بڑے عجیب وغریب حالات لکھے تھے۔ پرکیف منظر کھینچے ہوئے تھے۔ میں نے خاکر تحقیقات کی۔ تو معلوم ہوا کہ سب کچھ غلط ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک مسلمان فیاض نے جو ترکی

خاندان سے تھے۔ اور ملاک تھے از راہ ترحم اپنے ایک عالیشان باغ جس کا نام بھجہ ہے اس کے ایک گوشے میں بہاء اللہ کی قبر کے لئے کچھ زمین دے دی۔ اب بہائی اس عالیشان باغ کو اپنی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ کون اس بات کی تحقیق کرنے یہاں آئے گا۔ کہ یہ باغ جس کا نام بھجہ ہے۔ بہاء اللہ یا بہائیوں کا ہے یا "بھیون" خاندان کی ملکیت ہے۔ میں نے قبر کے جائے وقوع کا نقشہ کھینچا۔ اتفاق سے ایک ایرانی جو عکا جیل میں ملازم تھا وہاں آنکلا میرے پاس نقشہ دیکھ کر اس نوکر سے جو اس قبر کی نگہداشت کرتا تھا سخت ناراض ہوا۔ اور مجھے کہنے لگا۔ آپ یہ نقشہ مجھے دے دیں کیونکہ یہ جگہ پبلک جگہ نہیں؟ میں اس کا نگران ہوں۔ اور میں اجازت نہیں دیتا کہ آپ اس جگہ کا نقشہ کھینچیں۔ میں نے کہا۔ اس میں آپ کا نقصان ہی کیا ہے اگر ہم بہاء اللہ کی قبر وغیرہ کا نقشہ شائع کریں۔ مگر اس نے نہ مانا۔ چونکہ وہ جھوٹ کے کھل جانے سے اور افشاء راز سے ڈرتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس نقشہ کو وہیں پھاڑ دیا۔

## تالیف وتصنیف

علاوہ البشریٰ کی ترتیب وتحریر وغیرہ کے تحفہ شہزادہ ویلز کے ایک معتد بہ حصہ اور رسالہ الوصیت نصف تک کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے جملہ آمدہ خطبات ہر ہفتہ ترجمہ کر کے احباب جماعت کبابیر وحیفا تک پہنچائے گئے نیز ۳۱ خطبات جمعہ پڑھے گئے۔

## بلاد عربیہ سے پہلی وصیت

یہ بات بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ اس عرصہ میں برادرم السید محمد صالح العودی کبابیر نے باقاعدہ بہشتی مقبرہ کے نام پر رسالہ الوصیت کا ترجمہ سننے کے بعد اپنی وصیت کی۔ اور یہ وصیت بلاد عربیہ میں سب سے پہلی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے فرمان کے ماتحت کی گئی۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ اب انشاء اللہ ترقی کرے گا۔

## مدرسہ احمدیہ

گذشتہ سال مدرسہ احمدیہ بوجہ بہت سی مشکلات کے بند رکھنا پڑا۔ مگر اس سال ماہ اکتوبر سے احمدی بچوں کی تعلیم وتربیت کی خاطر اس کا اجراء کیا گیا ہے اس وقت ۵۰ لڑکے لڑکیاں تعلیم پا رہے ہیں۔ جو گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ ان میں سے گیارہ غیر احمدی بچے بھی ہیں۔ فی الحال لڑکوں کی تعلیم میں نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اور لڑکیوں کی تعلیم میری بیوی نے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ مدرسہ جلد اپنی ضروریات آپ مہیا کرنے لگ جائیگا اس بارہ میں حکومت کی طرف سے بھی امداد کا وعدہ ہوا ہے۔

## نومبایعین بلاد عربیہ

عرصہ زیر رپورٹ میں محض خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں اور توجہات کریمہ کی برکت سے بارہ اصحاب بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان میں سے گیارہ اصحاب فلسطین کے ہیں۔ اور یہ

سب کے سب حسب مراتب اخلاص رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک مبائع عبد الحمید ابراہیم الخیاط جو سوڈان کے دار الحکومت خرطوم میں رہتے ہیں۔ ایشیا اور افریقہ میں سیاحت کر چکے ہیں۔ اور بہت سے مذاہب کا مطالعہ رکھتے ہیں۔ گذشتہ سال ان سے خط وکتابت تھی۔ اور کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی دوسری تصانیف ان کو بھیجی جا رہی تھیں۔ اب اللہ تعالےٰ نے ان کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ باقاعدہ بیعت تحریری کر کے داخل سلسلہ عالیہ ہو چکے ہیں۔ اور اپنے بعض دیگر احباب کو بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اگرچہ مصریوں نے بعض ہندوستانیوں کے ذریعہ انہیں احمدیت میں داخل ہونے سے روکا۔ مگر ناکام رہے۔

## درخواست دعا

بالآخر میں خاص طور پر دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ایک ضعیف اور ہیچمیدان انسان ہوں پس آپ دعاؤں سے مدد اور تدبیروں سے سرفراز۔ اور جس قدر ممکن ہو انگریزی اور عربی لٹریچر بھیجکر ممنون فرمائیں کہ یہی

## ضروری تصحیح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا نتیجہ جو اخبار الفضل ۹ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش میں شائع ہوا ہے۔ اس میں دو نام غلط شائع ہو گئے ہیں۔ کامیاب ہونے والے نام حسب ذیل ہیں۔

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| ۲۷۹ | امۃ اللہ صاحبہ بنت مولوی ابو العطاء صاحب | ۴۹/۱۰۰ |
| ۳۵۸ | مولوی شوکت حسین صاحب مولوی فاضل | ۵۴ |

ناظر تعلیم وتربیت

## تحریک ترک حقہ نوشی کے نیک نتائج

نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے ترک حقہ نوشی کی تحریک گاہے گاہے چھپتی رہتی ہے۔ جس کے نیک نتائج نکلتے رہتے ہیں پچھلے دنوں محمود آباد کے سیکرٹری کی رپورٹ ہمارے پاس پہنچی۔ جس میں تحریر ہے۔ کہ مسمیان ملک سلطان احمد خان صاحب میاں عبد الرحمن صاحب اور میاں نور محمد صاحب نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ دوسری جماعتوں کے احباب بھی توجہ فرمائیں۔

ناظر تعلیم وتربیت

# درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ کا نتیجہ

نتیجہ امتحان درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ انگریزی و دینیات جو نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام ہوا۔ درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | نام | نمبر حاصل کردہ (انگریزی) | نمبر حاصل کردہ (دینیات) |
|---|---|---|---|
| ۱ | غلام احمد بشیر | ۵۰/۱۰۰ | ۷۰/۱۰۰ |
| ۲ | مقبول احمد | ۴۹ | ۸۰ |
| ۳ | بشیر احمد سیالکوٹی | ۲۷ | ۷۶ |
| ۴ | عطاء اللہ | ۳۳ | ۵۵ |
| ۵ | عبد العزیز | ۴۳ | ۷۰ |
| ۶ | محمد حسین آزاد | ۴۱ | ۴۱ |
| ۷ | محمد یوسف آفندی | ۲۷ | ۵۰ |
| ۸ | مرزا عنایت اللہ اسلم | ۲۹ | ۶۴ |
| ۹ | احمد علی بقاپوری | ۳۳ | ۴۴ |
| ۱۰ | عبد القدیر | ۴۲ | ۷۲ |
| ۱۱ | عبد القادر دہلوی | ۳۶ | ۶۵ |
| ۱۲ | شیخ نور احمد منیر | ۳۳ | ۵۰ |
| ۱۳ | محمد رمضان لونگو والیہ | ۶۲ | ۷۲ |
| ۱۴ | محمد ابراہیم | ۳۳ | ۳۸ |
| ۱۵ | سلطان احمد پیر کوٹی | ۳۵ | ۶۸ |
| ۱۶ | خلیل الدین احمد کٹکی | ۳۳ | ۵۷ |
| ۱۷ | عبد القادر ضیغم | ۳۳ | ۶۱ |
| ۱۸ | غلام رسول گجراتی | ۳۳ | ۵۳ |
| ۱۹ | محمد عبد اللہ کشمیری | ۲۵ | ۳۹ |
| ۲۰ | رشید احمد چغتائی | ۳۳ | ۴۸ |
| ۲۱ | بشیر احمد منیر | ۴۲ | ۶۱ |

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

## قادیان کیلئے ہجرت کرنے سے پہلے اجازت کی ضرورت

ہجرت کر کے قادیان آنیکے بارہ میں مجلس مشاورة سنہ ۱۹۳۳ء کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ کوئی دوست بلا منظوری مرکز ہجرت کر کے قادیان نہ آئے۔ اس کے متعلق اخبار میں اعلان بھی ہو چکے ہیں اور فرداً فرداً دوستوں کو اسکی اجازت حاصل کرنے پر یہی جواب دیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی بعض دوست ابتی فی عمدی خلاف ورزی کرتے ہوئے قادیان آجاتے ہیں۔ اس لئے اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کوئی دوست باقاعدہ منظوری حاصل کئے بغیر ہجرت کر کے قادیان آنیکا قصد نہ کریں۔ ہجرت کیلئے دفتر نظارت امور عامہ سے پہلے فارم حاصل کر کے اس کی خانہ پُری کر کے بھجوایا جائے۔ اس کی منظوری کی اطلاع ملنے پر ہجرت کر کے قادیان آسکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ عہدیداران اپنی اپنی جماعتوں میں یہ اعلان بالوضاحت سُنا دیں۔ اور بار بار سناتے رہا کریں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

## نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام میں لگانا چاہیں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ بکفالت جائیداد قرض لیا جائیگا۔ اور معقول منافع لائیگا۔

ناظر بیت المال

## رپورٹیں باقاعدہ بھیجیں

گذشتہ جلسہ سالانہ سے قبل اخبار میں اعلان کرایا گیا تھا۔ کہ جلسہ کے ایام میں دوست دفتر نظارت امور عامہ سے فرائض سکرٹری امور عامہ اور ہفتہ واری رپورٹ کے فارم حاصل کر کے باقاعدہ اپنی رپورٹیں بھجوایا کریں۔ اس میں ڈاک کے خرچ کی بچت مدنظر تھی لیکن سوائے تین جماعتوں کے اور کسی نے اس کی تعمیل ضروری نہیں سمجھی۔ مہربانی کر کے بدیدن اعلان ہذا سکرٹریان امور عامہ اپنے اپنے ایڈریس تحریر فرمادیں۔ تا اُن کو فارم بذریعہ ڈاک بھجوا دیئے جاویں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**ڈبلن ۱۲ فروری۔** آئرلینڈ کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا کہ نہیں کہا جاسکتا۔ آئرلینڈ پر بمباری کب شروع ہو جائے۔ اس لئے اگر ڈبلن سے عورتوں اور بچوں کو رضاکارانہ طور پر نہ نکالا گیا۔ تو جبر سے کام لینا پڑیگا صرف ایک دن میں ۳۲ ہزار اشخاص نے اخراج کے لئے اپنے نام درج رجسٹر کرائے۔

**دہلی ۱۲ فروری۔** ہندوستان کے دفاعی قرضوں میں اب تک پچاس کروڑ ۴۵ لاکھ روپیہ دیا جاچکا ہے۔

**لنڈن ۱۳ فروری۔** مسولینی سے ملاقات کر کے جنرل فرینکو آج اٹلی سے واپس روانہ ہو گئے۔ آج وہ مارشل پیٹان کے ساتھ لنچ کھائیں گے۔ لنچ کے بعد دونوں میں گفت و شنید ہوگی۔

**واشنگٹن ۱۳ فروری۔** پریذیڈنٹ روزویلٹ نے بحری استحکامات کے لئے کانگرس سے ۳۲ کروڑ چالیس لاکھ پونڈ مزید طلب کئے ہیں۔ نیز دریافت کیا ہے کہ امریکن بندرگاہوں میں کتنے جہاز ہیں۔ جو امریکہ یا کسی اور ملک میں درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ بحری کمشن سے آپ نے پوچھا ہے۔ کہ اگر کوئی ملک تجارتی جہازوں کی مدد طلب کرے۔ تو اسے کس طرح مہیا کی جاسکتی ہے

**لنڈن ۱۳ فروری۔** یہاں بلقانی ممالک کے حالات پر بڑی سرگرمی سے غور کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ کسی پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جا رہا۔ ان ملکوں کے برطانی سفیر لنڈن آئے تھے۔ مگر اب واپس پہنچ چکے ہیں۔ اور برطانی حکومت کی پالیسی واضح طور پر ان ملکوں کو بتا چکے ہیں برطانی حکومت چاہتی ہے کہ یہ ملک اپنی مدد آپ کریں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ ترکی اس پالیسی سے متفق ہے اور اگر یوگوسلاویہ و بلغاریہ بھی اسے مان لیں۔ تو اسے بہت خوشی ہوگی۔ برطانی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس اتحاد کو قائم کرنے کے لئے مقدور بھر کوشش کرے گی۔

**لنڈن ۱۳ فروری۔** اطالویوں نے اب مان لیا ہے کہ سمالی لینڈ کے ایک اور اہم شہر پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

**لنڈن ۱۳ فروری** ہوائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ برطانیہ کے مشرقی کنارے کے پاس دشمن کے ہوائی جہازوں نے کچھ بم گرائے۔ مگر زیادہ نقصان نہ کر سکے۔

**دہلی ۱۳ فروری۔** آج مرکزی اسمبلی میں ڈیفنس سکرٹری نے بتایا کہ موٹر فوج کے دستوں میں بہت سے ہندوستانی بھرتی کئے گئے ہیں۔ اور جس کے متعلق بھی خیال ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اچھا افسر ثابت ہوگا۔ اسے لے لیا گیا ہے ڈیرہ دون کالج کے ۲۱۶ تربیت یافتہ نوجوانوں کو اس وقت تک کمشن دیا جاچکا ہے۔ اور ۱۲۸ زیر تربیت ہیں کل کمشن حاصل کرنے۔ ٹریننگ لینے یا ٹریننگ کے لئے منتخب ہونے والوں کی تعداد ۱۷۵۲ ہے۔

**لنڈن ۱۳ فروری۔** آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے ایک اعلان کے ذریعہ اہل ملک کو خبردار کیا ہے کہ لڑائی کا ایک نیا اور نازک دور شروع ہونے والا ہے۔ آسٹریلیا کے دفاع کے لئے جلد از جلد زور کی تیاریاں شروع کر دی جائیں گی۔

**واشنگٹن ۱۳ فروری۔** مسٹر وینڈل ولکی نے آج ایک پبلک تقریر میں کہا کہ ری پبلکن پارٹی کو برطانیہ کی امداد میں پیش پیش رہنا چاہئیے۔ مسٹر چرچل اس وقت دنیا کے سب سے بڑے لیڈر ہیں۔ امریکن بیڑے کو نقصان پہنچائے بغیر ہم ابھی برطانیہ کو اور برباد کن جہاز دے سکتے ہیں۔ میں کرنل ناکس کی اس رائے سے متفق نہیں۔ کہ اور برباد کن جہاز نہیں دئیے جاسکتے برطانیہ کے پاس اس وقت ۲۲۵ برباد کن جہاز ہیں۔ اور امریکہ کے پاس دو سو بعض زیر تعمیر ہیں۔

**بھوپال ۱۳ فروری۔** نواب صاحب نے ایک مسلح کار خریدنے کے لئے حکومت کو دس ہزار روپیہ دیا ہے۔

**دہلی ۱۳ فروری۔** گورنر مدراس کے جنگی فنڈ میں ۷۸ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے اور گورنر بنگال کے فنڈ میں ۶۲ لاکھ

**کلکتہ ۱۳ فروری۔** بنگال گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تیس روپیہ یا اس سے کم تنخواہ والے ملازمین کو اس مہینہ سے ایک روپیہ ماہوار گرانی کا الاؤنس دیا جائے۔ اس سے ۶۶ ہزار ملازمین کو فائدہ پہنچے گا۔ اور حکومت کو سالانہ آٹھ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔

**دہلی ۱۳ فروری۔** ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چند دنوں تک ہندوستان میں چاول کی قیمت بڑھ جائے گی۔ کیونکہ جنگی ضروریات کے لئے زیادہ تر جہاز مشرق وسطیٰ آئے جائیں گے۔ اور برما سے چاول زیادہ مقدار میں نہ آسکیگا ہندوستان میں چاول کی فصل اچھی نہیں تاہم جہاز بہت جلد فارغ ہو کر چاول لاسکیں گے۔ اور پھر بھاؤ ٹھیک ہو جائیں گے۔

**لاہور ۱۳ فروری۔** آج پنجاب اسمبلی میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ پنجاب میں کل ۲۸½ ہزار سوک گارڈ بھرتی کئے جائیں گے۔ جن میں سے تیرہ ہزار کئے جاچکے ہیں۔ شہروں سے جتنے آدمی لئے جاتے ہیں۔ اتنے ہی دیہات سے بھی لئے جا رہے ہیں

**لنڈن ۱۳ فروری۔** برطانی بحری بیڑے کا ایک بڑا دستہ شمالی اٹلانٹک کو کھنگال کر واپس آیا ہے۔ اس پر رائٹر کا ایک نامہ نگار بھی تھا۔ جس نے کہا کہ تین دن ہم پھرتے رہے۔ مگر دشمن کا کوئی جہاز یا طیارہ سامنے نہیں آیا۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ دورہ کس غرض کے ماتحت تھا۔

**انقرہ ۱۳ فروری۔** ٹرکش ریڈیو نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مسولینی جنرل فرینکو کے ذریعہ فرانس کے ساتھ اپنے جھگڑے چکانا چاہتا ہے۔ اگر ایسا ہؤا۔ تو اس سے فرانس کی پوزیشن مضبوط ہو جائے گی۔ فرانس کو اپنی آزادی بحال کرنے کے لئے اینگلو سیکسن دنیا کی مدد لینی پڑے گی۔ ورنہ وہ صدیوں تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہے گا۔

**قاہرہ ۱۳ فروری۔** ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ افریقہ میں اٹلی کے ایک ہزار ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ اب اس علاقہ میں بہت کم اطالوی طیارے پرواز کرتے ہیں۔ بن غازی پر قبضہ سے برطانیہ کو کئی فوائد حاصل ہوئے ہیں اب اگر ٹریپولی سے دشمن کو کمک پہنچانے کی کوشش کی گئی تو برطانی بیڑہ اس پر آسانی سے حملہ کر سکے گا۔ نیز نازی ہوائی جہاز برطانی جہازوں پر آسانی سے حملے نہیں کر سکیں گے۔ برطانی افواج اریٹریا میں اسمارا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

**بغداد ۱۳ فروری۔** پریذیڈنٹ روزویلٹ کا خاص نمائندہ کرنل ڈانامین آج قاہرہ سے یہاں پہنچ گیا۔ جہاں وہ عراق کے وزیر اعظم ارکان حکومت اور برطانی قونصل سے بات چیت کرے گا۔

**دہلی ۱۳ فروری۔** آج مرکزی اسمبلی میں ڈیفنس سکرٹری نے بتایا کہ ہندوستان میں کوئی جرمن جنگی قیدی نہیں۔ مسٹر اظہر علی کا ایک بل پیش ہوا کہ کم تنخواہ والے ریلوے ملازمین کو ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل ٹیکسوں سے مستثنیٰ کر دیا جائے حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ ایسا کرنا اس کے اختیارات سے باہر ہے۔ اس لئے بل واپس لے لیا گیا۔ مسٹر لال چند نول رائے نے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کا جو بل پیش کر رکھا تھا اسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کرنے کا فیصلہ ہؤا۔ مسٹر کاظمی نے ایک بل پیش کیا ہے کہ مسلمانوں کے طلاق وغیرہ کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے خاص ٹریبونل مقرر

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی